سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا موثر لائحہ عمل

نقیب صبح سعادت

مجلہ محی الدین فیصل آباد

فیضانِ صدیقی جاری رہے گا

غلام محی الدین غزنوی

آفتابِ علم و حکمت واقفِ رموزِ حقیقت

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب

زیب سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر

شمارہ نمبر 2 - رجب المرجب 1435ھ 2014ء

سرپرست

حاجی محمد بشیر داؤد صدیقی

صدر محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

زیر سرپرستی

صاحبزادہ سلطان العارفین صدیقی صاحب

صاحبزادہ پیر نور العارفین صدیقی

صاحبزادہ پیر زاہد قاسم صدیقی صاحب

مدیر اعلیٰ

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیر معاون

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

مدیر

محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

مجلس ادارت

مجلس مشاورت

اس شمارے میں

رابطہ آفس

فاروق آرٹس

سیکنڈ فلور دو کیلا نوالی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد

رابطہ نمبرز

041-2636130

0321-7611417

ناشر

صدیقیہ پبلیکیشنز فیصل آباد

جامع مسجد محی الدین

سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللھم صلی علیٰ سیدنا محمد و علیٰ ال سیدنا محمد وبارک وسلم

اداریہ

ہم کہیں اپنی ذمہ داریوں سے غافل تو نہیں۔

تجارت سنت ہے۔اس میں برکت ہے۔رحمت ہے۔راحت ہے۔

ایماندار تاجر میدانِ محشر انبیاء صدیقین اور شہدا کی صف میں ہوگا۔سبحان اللہ یہ انعام ہے۔اکرام ہے۔مہربانی ہے۔فضل ہے۔احسان ہے۔

لیکن تاجر اگر حدود سے نکل کر اپنی مرضی کی زندگی گزارتے ہوئے تجارت کرے۔دھوکہ۔فریب۔حق تلفی۔ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری اور وقت نماز میں بھی دکانداری رہے جاری تو پھر سوچنا ہوگا غفلت آخر کب تک؟ کیا صرف تجارت ہی سنت ہے؟ باقی سنن واجبات فرائض ہمارے ذمہ نہیں؟

دوستو! نماز ہمارے ذمہ ہے خدمت دین ہمارے ذمہ ہے، فکر آخرت ہمارے ذمہ ہے آؤ اپنی ذمہ داریاں جاننے کی کوشش کرتے ہیں آؤ توبہ کرتے ہیں استغفار کرتے ہیں۔اور اپنی مرضی اپنا مال تن من دھن دین متین پر قربان کرتے ہیں۔اللہ کو راضی کرتے ہیں اپنے محبوب مکرم ﷺ کو راضی کرتے ہیں۔نمازی بنتے ہیں قاری بنتے ہیں ذکر ودرود کی توفیق طلب کرتے ہیں۔جھوٹ سے بچتے ہیں صدقہ کرتے ہیں۔خیرات کرتے ہیں محبتیں بانٹتے ہیں۔خدمت دین کرتے ہیں اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہیں۔اور اپنا مال جو اللہ نے ہی تو دیا ہے اسی کے نام پر خرچ کرتے ہیں۔اور آخرت بناتے ہیں۔دنیا وآخرت کی سرخروئی کے لئے اسلام کی سربلندی کیلئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے نمازی

محمد عدیل یوسف صدیقی

نور قرآن

فاعرض عن من تولیٰ عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا (سورۃ النجم آیت ۲۹)

ترجمہ:۔پس آپ رُخِ انور پھیر لیجئے۔اس (بدنصیب) سے جس نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی۔اور صرف دنیوی زندگی کی خواہش رکھتا ہے۔

تفسیر:۔آیت میں ذکر سے مراد قرآن مجید۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مواعظ حسنہ نصائح جلیلہ بھی اور مطلق ذکر الٰہی بھی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جن کے سامنے ہماری کتاب کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں لیکن وہ ان کی طرف التفات یعنی توجہ نہیں کرتے۔رسول کریم تو انہیں وعظ نصیحت کرتے ہیں تو وہ اس کو سننے کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے۔یا جہاں میرے بندے میرے ذکر کی شمعیں روشن کرتے ہیں وہاں سے بھی دور بھاگتے ہیں اور

دنیوی زندگی کی لذتوں اور زیب وآرائش میں وہ یوں کھوئے ہوئے ہیں کہ آخرت کے بارے غور وفکر کرنے کی بھی زحمت گوارا نہیں کی۔دن رات دولت سمیٹنے میں مصروف رہتے ہیں۔اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کیلئے آپ فکرمند نہ ہوں یہ اس قابل ہی نہیں انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجئے۔انہیں گمراہی میں دھکے کھانے دیجئے اگر یہ لوگ صرف دنیا ہی کمانا چاہتے ہیں۔تو انہیں مت روکئے۔جب یہ اپنے اعمال کا بدلہ دیکھیں گے تو خود بخود ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔مسلمان بھائیو! لمحہ فکریہ ہے کہیں ہم بھی تو صرف دنیا کمانے میں یاد الٰہی سے منہ موڑ کر بدنصیبوں میں شامل نہ ہو جائیں۔آیئے دنیا میں رہتے ہوئے یاد الٰہی اور مصطفیٰ کریم ﷺ کی اطاعت ومحبت میں زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

از

مدیر اعلیٰ

نور حدیث
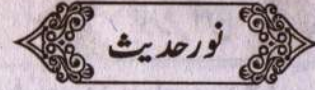
از محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

قرآن مجید لاریب کتاب ہے ۔اس کی تلاوت کی برکات بے حساب ہیں چند احادیث مبارکہ مطالعہ فرما کر قرآن مجید کی تلاوت پر استقامت حاصل کیجئے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں وہ بہترین شخص ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔(بخاری ج۲ص۷۵۲)

☆ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے وہ ویرانہ اور اجاڑ مکان کے مثل ہے۔(ترمذی ج۲ص۱۱۵)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک ایسی نیکی ملے گی جو دس نیکیوں کے برابر ہوگی میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام دوسرا حرف ہے اور میم تیسرا حرف ہے مطلب یہ ہے کہ جس نے صرف الم پڑھ لیا تو ایس کو تیس نیکیاں ملیں گی۔(ترمذی ج۲ص۱۱۵)

☆ جس نے قرآن مجید پڑھ لیا اور اس کو یاد کر لیا اور اس نے قرآن مجید کے حلال کئے ہوئے کہ حلال سمجھا اور حرام کئے ہوئے کو حرام جانا تو وہ اپنے گھر والوں میں ایسے دس آدمیوں کی شفاعت کرے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی۔(ترمذی ج۲ص۱۱۵)

☆ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ شیطان اس گھر میں سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ تم لوگ دو چمک دار سورتیں سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گے گویا دو ابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی شفاعت کریں گی سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو اس کا لینا برکت ہے اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس سورۃ کی تاب نہیں لا سکتے۔(مسلم و مشکوٰۃ ج۱ص۱۸۴)

☆ جو شخص سورۃ کہف جمعہ کے دن پڑھے اس کے لئے دونوں جمعوں کے درمیان نور روشن ہوگا۔(مشکوٰۃ ج۱ص۱۸۹)

☆ جو شخص اللہ کی رضا کے لئے سورۃ یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہٰذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھا کرو۔(مشکوٰۃ ج۱ص۱۸۹) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہر چیز کے لئے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے۔ جس نے سورۃ یٰسین پڑھی، دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لئے لکھے گا۔(مشکوٰۃ ج۱ص۱۸۷)

☆ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن میں تیس آیتوں کی ایک سورۃ ہے وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ وہ سورہ ملک ہے۔

مُرشد کریم حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کے زیر سایہ

فیضانِ قرآن وحدیث کی تقسیم میں مصروف عمل مثالی ادارہ دار العلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر ضلع ساہیوال کے امسال طلبا و طالبات نے درس نظامی میں 100 فیصد کامیابی حاصل کی۔ محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد کے خدام اس علمی میکدے کے مہتمم خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب دامت برکاتہم العالیہ ناظم اعلیٰ:۔ اساتذہ کرام:۔ معاونین تمام اہل محبت کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور اس گلستانِ نیریاں شریف کی ہریالی کیلئے دعا گو ہیں۔

نور فقہ

مسائل وضو

از اُستاذ العلما خواجہ وحید احمد قادری صاحب

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے دل میں وضو کا پکا ارادہ کر کے قبلہ کی طرف منہ کر کے کسی اونچی جگہ بیٹھے اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر پہلے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ گٹوں تک دھوئے۔ پھر مسواک کرے۔ اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے اپنے دانتوں اور مسوڑھوں کو مل کر صاف کرے۔ اور اگر دانتوں یا تالو میں کوئی چیز اٹکی یا چپکی ہو تو اس کو انگلی یا مسواک، یا خلال سے نکالے اور چھڑائے پھر تین مرتبہ کلی کرے۔ اور اگر روزہ دار نہ ہو تو غرغرہ بھی کرے لیکن اگر روزہ دار ہو تو غرغرہ نہ کرے کہ حلق کے اندر پانی چلے جانے کا خطرہ ہے پھر داہنے ہاتھ سے پانی لے کر تین مرتبہ اس طرح دھوئے کہ ماتھے یا بال جمنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے اور کہیں ذرا بھی پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ اگ داڑھی ہو تو اسے بھی دھوئے اور داڑھی میں انگلیوں سے خلال بھی کرے لیکن اگر احرام باندھے ہوئے ہو تو خلال نہ کرے۔ پھر تین مرتبہ کہنی سمیت یعنی کہنی سے کچھ اوپر داہنا ہاتھ دھوئے پھر اسی طرح تین مرتبہ بایاں ہاتھ دھوئے اگر انگلی میں تنگ انگوٹھی یا چھلہ ہو یا کلائیوں میں تنگ چوڑیاں ہوں تو اس سبھوں کو ہلا کر پھیر کر دھوئے تا کہ سب جگہ پانی بہہ جائے پھر ایک بار پورے سر کا مسح کرے اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پانی سے تر کر کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی چھوڑ کر دونوں ہاتھوں کی تین تین انگلیوں کی نوک کو ایک دوسرے سے ملائے اور ان چھ انگلیوں کو اپنے ماتھے پر رکھ کر پیچھے کی طرف سر کے آخری حصہ تک لے جائے۔ اس طرح کہ کلمہ کی دونوں انگلیاں اور دونوں انگوٹھیاں اور دونوں ہتھیلیاں سر کے دائیں بائیں حصہ پر ہوتی ہوئی ماتھے تک واپس آ جائیں۔ پھر کلمہ کی انگلی کے پیٹ سے کانوں کے اندر کے حصوں کا اور انگوٹھے کے پیٹ سے کان کے اوپر کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے پھر تین بار داہنا پاؤں ٹخنے سمیت یعنی ٹخنے سے کچھ اوپر تک دھوئے پھر بایاں پاؤں اسی طرح تین دفعہ دھوئے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے دونوں پیروں کی انگلیوں کا اسی طرح

خلال کرے کہ داہنے پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیا پر ختم کرے۔

وضو کے فرائض:۔ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔

(1) پورے چہرے کا ایک بار دھونا (2) ایک ایک بار دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا۔ (3) ایک ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا یعنی گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا۔ (4) ایک بار ٹخنوں سمیت دونوں پیر دھونا۔ (قرآن مجید و عالمگیری ج ۱ ص ۴ وغیرہ عامہ کتب فقہ)

مسئلہ:۔ وضو یا غسل میں کسی عضو کو دھونے کا یہ مطلب ہے کہ جس عضو کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے اگر کوئی حصہ بھیگ تو گیا مگر اس پر پانی نہ بہا تو وضو یا غسل نہیں ہوگا۔ بہت سے لوگ بدن پر پانی ڈال کر ہاتھ پھیر کر بدن پر پانی چپڑ لیتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں کہ بدن دھل گیا یہ غلط طریقہ ہے۔ بدن پر ہر جگہ پانی کا کم سے کم دو بوند بہہ جانا ضروری ہے۔
(درمختار و ردالمحتار ج ۱ ص ۶۷ عالمگیری امصری ص ۴)

اور مسح کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گیلا ہاتھ پھیر لیا جائے سر کے مسح میں بعض جاہلوں کا یہ طریقہ ہے کہ مسح کے لئے ہاتھوں میں پانی لے کر اس کو چوستے ہیں پھر مسح کرتے ہیں یہ ایک لغو کام ہے مسح میں گیلا ہاتھ سر پر پھیر لینا چاہیے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۴)

وضو کی سنتیں:۔ وضو میں سولہ چیزیں سنت ہیں۔ (1) وضو کی نیت کرنا (2) بسم اللہ پڑھنا (3) پہلے دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھونا (4) مسواک کرنا (5) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ کلی کرنا (6) داہنے ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (7) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (8) داڑھی کا انگلیوں سے خلال کرنا (9) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (10) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (11) پورے سر کا ایک بار مسح کرنا (12) ترتیب سے وضو کرنا (13) داڑھی کے جو بال منہ کے دارہ کے نیچے ہیں ان پر گیلا ہاتھ پھیرالینا (14) اعضا کو لگاتار دھونا کہ ایک عضو سوکھنے سے پہلے ہی دوسرے عضو کو دھولے (15) کانوں کا مسح کرنا (16) ہر مکروہ بات سے بچنا۔

(عالمگیری، بہار شریعت)
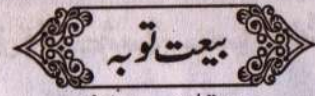
بیعت توبہ

بیعت کے متعلق نوجوانوں کو نصیحت

مرشد کریم حضرت علامہ پیر **محمد علاؤ الدین صدیقی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات "مفتاح الکنز" سے انتخاب

یہ بیعت بیعتِ توبہ ہے۔ بیعتِ تقویٰ ہے، بیعتِ طہارت ہے، بیعتِ اللہ کی نعمت ہے۔ روح "دل" دماغ کی سلامتی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ جب بندے کا دل اللہ کی جانب متوجہ ہو جائے۔ بندہ جب اپنے گناہوں کے اعتراف اور احساسِ ندامت کے ساتھ اپنے مالک کے سامنے جھک جائے تو ان کو جان لینا چاہیے کہ اس کا مالک اس سے راضی ہو گیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر راضی ہو جائے تو اس کی رضا کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو توبہ و ذکر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر ناراض ہوتا ہے۔ تو پہلی علامت کے طور پر اس بندے کے دل سے اپنی یاد اور محبت نکال دیتا ہے۔ جب اس کی یاد چھوٹ جائے تو انسان آہستہ آہستہ اس کی رحمت سے دور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

آپ نے دیکھا جب بچہ سو جائے تو ماں اس کو اپنی جھولی سے نکال کر چارپائی پر رکھ دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی ماں کا خیال بھی اس سے بچے سے اُٹھ جاتا ہے اور جوں ہی بچہ رونا شروع کرے ماں سارے کام چھوڑ کر اُسے سینے سے لگا لیتی ہے۔ بعینہٖ بندہ جب غافل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ بندے کو اپنی رحمت کی جھولی سے نکال کر دور کر دیتا ہے اور جوں ہی بندہ غفلت کے پردے سے نکل کر تڑپنا شروع کر دے تو رحمتِ خداوندی اس بندے کو سینے سے لگا لیتی ہے۔ اس کے لئے ذکر ضروری ہے اور ذکر میں سب سے پہلے نماز آپ نے دیکھا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے جو صرف رکوع سجدہ اور قیام تک محدود ہے۔ انسان خشک لکڑی کی طرح کھڑا ہے اکڑ کر کھڑا رہتا ہے۔ ادب نہیں محبت نہیں، سرور نہیں، حضور نہیں، کچھ نہیں صرف نماز ہے اور بس! یہ بے نُور نماز ہے۔ ایک نماز ایسی ہے جو بندے کو اخلاق، محبت، پیار، اُنس، ادب، نور سرور والی زندگی عطا کرتی ہے۔ بندہ ایسی نماز پڑھے کہ مزا آ جائے۔ ایک نمازی ایسا ہے کہ نماز میں کھڑا ہے مگر اس کا خیال نماز کے اندر نہیں ہے اس کا جسم نماز میں ہے۔ اس کی روح دل و دماغ نماز سے باہر ہے۔ اس

نمازی کی نماز صرف رکوع سجود و قیام تک محدود ہے۔ یہ نمازی نماز کے فوائد و برکات سے محروم ہے۔ ایک نمازی ایسا ہے جس کی نماز حرکات کے ساتھ ساتھ الفاظ تک جاتی ہے۔ ایک نمازی ایسا ہے جو حرکات و الفاظ سے گزر کر معنوں تک جاتا ہے۔ ایک نمازی ایسا ہے جو ان تینوں سے گذر کر کیفیات تک جاتا ہے اور ایک نمازی ایسا ہے جو ان تمام مقامات سے ہوتا ہوا جذب کی منزل تک جاتا ہے۔ یہ نمازی جب سارے جہاں سے منہ موڑ کر اپنے خالق و مالک کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اس کا سجدہ فرش پر ہوتا ہے۔ جواب عرش سے آتا ہے یہ نمازی فرش زمین پر سبحان ربی الاعلیٰ کہتا ہے۔ عرش کی بلندی سے لبیک عبدی کا جواب آتا ہے۔ ایسا نمازی جب "السلام علیك ایها النبی" کہتا ہے تو جب تک سرکار دو عالم ﷺ جواب نہ دیں اس سے آگے نہیں گذرتا۔ یہ ہے وہ اصل نماز جو مومن کی معراج ہے ایسا نمازی سر سجدے میں رکھ کر اگر ایک آنسو فرش زمین پر گرا دے تو عرش کے کنگرے ہلا دیتا ہے۔ اس نشے کو پانے کے لئے کسی صاحب دل درویش سے تعلق ضروری ہے۔ درویشی کی علامات لمبے چوڑے کپڑے، جبہ دستار، تسبیح، مصلیٰ، لوٹے، کوزے نہیں ہیں ہر لمحہ متوجہ الی اللہ رہنے کا نام درویشی ہے۔ جس کی مجلس انسان کو گناہ سے آلودہ زندگی سے شرمندگی اور توبہ پر مائل کرے وہ درویش ہے جس کی مجلس انسان کو ادب، محبت، عمل و اخلاص نہ دے سکے وہ درویشی کے لباس میں تاجر ہو سکتا ہے درویش نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگوں کی مجلس اور ان کے ساتھ تعلق ضروری ہے۔ اس جوانی کے دور میں جب بندے پر غفلت طاری ہو نرم گرم بستر میں نیند غالب آ رہی ہو۔ اللہ اکبر کی صدا سنتے ہی جو جوان اُٹھ کر اپنی پیشانی فرش زمین رکھ کر سبحان ربی الاعلیٰ کا ترانہ بلند کرے۔ ایسی زندگی گذاریں۔ بیعت کا یہی مقصد ہے کہ بیعت کے بعد انسان پرانے طرز زندگی کو نہ دہرائے۔ خوب کماؤ بلکہ دنیا اس محبت سے کماؤ جیسے آپ نے یہاں ہی رہنا ہے اور جب بندگی کرو تو اس محبت اور ذوق سے کرو جیسے آج کا دن ہی اس دنیا میں رہنا ہے۔ کل کا دن شاید نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں جیسا جینا نصیب فرمائے۔

(بمقام چڑ ہوئی 1991)

ایک دعوت۔ درخواست

معزز قارئین کرام:۔

صاحبانِ علم و فضل ، وابستگان دربار فیضبار نیریاں شریف خلفائے کرام، متوسلین ، معتقدین ، برادران طریقت ہم سب مل کر اپنے راہبر راہنما روحانی پیشوا محسنِ ملت اسلامیہ، سفیر عشق رسول، سرتاج الاولیاء آفتاب علم وحکمت، واقف موز حقیقت حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے حضور خراجِ عقیدت محبت اور آپ کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ، سیرت، صورت، خدمات، تعلیمات، مکتوبات، ملفوظات، خطابات، منقبت، کرامات آپ کی حیات مبارکہ کے ہر گوشے پر روشنی ڈالنے کی سعی جمیل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ بھی قلم اُٹھایئے۔

آپ لکھ سکتے ہیں وہ واقعہ

جو آپ کا بیعت کرنے کا سبب بنا۔

وہ دعا کی قبولیت جو آپ نے قبلہ عالم سے کروائی۔

وہ فیض جو آپ کو ملا۔

وہ تربیت جو آپ کی زندگی کو کامیاب بنا گئی۔

وہ صحبت جس میں آپ نے بہت کچھ سیکھا۔ جو سیکھا وہ لکھیں۔

وہ تذکرہ جس نے آپ کو متاثر کیا۔

وہ کرامت جو آپ نے دیکھی۔

وہ لمحات قرب جس میں حُب نبی ﷺ کی سوغات نصیب ہوئی۔

وہ صحبت صدیقی جس میں ذکر الٰہی کی لذت اور ذوق دوام ملا۔

ہر وہ بات جو خراج عقیدت میں لکھی جا سکے لکھئے دوسروں تک پہنچایئے۔ مجلہ محی الدین آپ کی تحریر کو زینت بنائے گا۔ اور بعد میں ایک کتاب کی صورت میں جمع کر کے شائع کریں گے۔ محقق دوراں عظم مذہبی سکالر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب نے سلسلہ نیریاں شریف کتاب جمال نقشبند لکھی ہے اس میں سے جمال صدیقی کا تذکرہ قسط وار شائع کر رہے ہیں۔ ہمیں آپ کی تحریر کا انتظار رہے گا۔

خاک پائے مرشد:۔ عدیل یوسف صدیقی

جمال نقشبند سے جمال صدیقی کا تذکرہ

قسط اول

از ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی صاحب

حضرت علامہ پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب مدظلہ العالی کی ذات سے اس دور کے متوسلین کو وہ اعتماد حاصل ہوتا ہے۔ جو اسلاف کے کارناموں پر یقین کا باعث ہے۔ اگر اس دور انحطاط میں ہی ایسے راہنما موجود ہیں تو گزشتہ صدیوں کے اکابر کیسے ہوں گے؟ اسلاف کے تذکروں سے بعد میں آنے والے اپنا بھرم قائم رکھتے ہیں اور اپنی نیک نامی سے اُن کے وقار کی دلیل بنتے ہیں۔ یہی نیک نفسی اور خوش معاملگی کا تسلسل ہوتا ہے۔ پیر صاحب کو سلسلہ تصوف کی عظمت اپنے والد گرامی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی۔ گلستانِ روحانیت میں یہ ایک نوزائیدہ شاخ ہے کہ اس کی جڑیں ماضی بعید تک پھیلی ہوئی نہیں ہیں۔ بلاشبہ گرانہ حسنات کی کفالت کرتا آرہا تھا اور دین اقدار کی پرورش اس خاندان کا امتیاز رہا تھا مگر مسند نشینی کی میراث نہ تھی ایک مرد خوش اطوار نے ایک تعلق کو اپنی شناخت بنایا اور پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

کا ثبات حاصل کیا، تاریخ تصوف میں ایسی کم مثالیں ملتی ہیں کہ پہلا قدم ہی عظمت نشان بن گیا ہو اور یہ بھی کہ ایسی عظمت کا اعتراف اس تیزی سے ہوا ہو اس پر یہ گھرانہ جتنا بھی ناز کرے مگر اس کا دوام اس عظمت کی حفاظت میں پنہاں ہے، حالات کی چال گواہی دے رہی ہے کہ یہ سفرِ خیر یقیناً سفر نصیب ہوگا۔

حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت آپ کی حیات ظاہرہ میں ہی ثمر بار ہو گئی تھی نیریاں شریف کے جنگل نما خطے میں جو شجر حسنات حضرت باباجی محمد قاسم موہڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے کاشت کیا تھا وہ تقدس میں بوئے جانے والے شجر نخیل کی طرح تاریخ کا جزو بن کر ہی زندہ نہیں رہا بلکہ اپنی لہلہاتی شاخوں کے حوالے اب بھی پر بہار ہے۔ تاریخ کے سینے میں رفعتوں کے کئی ایسے نشان دفن ہیں کہ صرف یادگار ہیں کھلے اور مرجھا گئے صرف یاد چھوڑ گئے

عظمتوں کی کاشت کا سب سے بڑا المیہ یہ ہوتا ہے کہ وہ غنچہ آسا ہی ہوں کے بکھر جائیں خوش قسمت ہوتا ہے وہ سلسلہ جو پوری آب و تاب سے پھلے اور پھیلتا ہی جائے۔ نیریاں شریف کی شاخِ تصوف نے پر بہار رہنے کا حوصلہ پالیا ہے، خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی کو تابدار بنایا اپنی نسل میں بھی سدا بہار رہنے کا جوہر ودیعت کر دیا۔ نیکی کبھی بھی تنہا نہیں رہتی اسکے مہکار گردونواح کو عطر بیز ضرور کرتی ہے۔ نیریاں شریف کے شجر حسنات کے ساتھ یہی معاملہ ہوا۔ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب مدظلہ کے کندھے پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی تھی۔ سب کی نظریں ایک وجود پر تھیں کہ اس خاندان کی روحانی وسعت کی حفاظت کے ساتھ ساتھ معتقدین و متوسلین کو اک سلک جواہر میں پروئے رکھنا بھی آپ کی ذمہ داری تھی۔ پیر صاحب کو خوش قسمتی یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے انہیں ذمہ داری نبھانے کا حوصلہ بھی دیا تھا اور نشر خیر کا سلیقہ بھی عطا کیا تھا۔ یہ کوئی تاریخ کے دھندلکوں میں اٹی ہوئی داستان نہیں۔ لاکھوں انسانوں کا مشاہدہ ہے کہ حضرت پیر صاحب نے کس ہوش مندی اور کس عزم کے ساتھ شجر غزنوی کی آبیاری کی ہے کہ آج یہ سلسلہ تصوف نقشبندیت کا ایک معتبر حوالہ ہے جہاں مجددی ایقان پرورش پاتا ہے۔

حضرت پیر صاحب کو قدرت نے نیریاں شریف سے ایسی نسبت عطا کی کہ 1938 میں جب آپ پیدا ہوئے تو یہ خاندان نیریاں شریف میں سکونت اختیار کر چکا تھا۔ والدہ ماجدہ کشمیر سے ہی تعلق رکھتی تھیں اور یہ حضرت خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی پہلی اہلیہ تھیں۔ آپ صاحبزادگان میں سے دوسرے تھے۔ کہ پیر نظام الدین قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑے بیٹھے تھے۔ عمروں کا زیادہ تفاوت نہ تھا اس لئے ابتدائی مشاغل میں ہم عناں رہے تعلیم کا سلسلہ بھی اکٹھے ہی شروع کیا اور مقامی سکول سے ہی ابتداء کی۔ حیرت ہے کہ یہ افغان مہاجر خاندان تعلیم کے بارے میں کس قدر محتاط تھا کہ موجود ذرائع کی کم دستیابی کے باوجود سلسلہ تعلیم موخر نہ ہونے دیا۔ حضرت خواجہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ ذوق ابتداء سے ہی ودیعت ہوا تھا۔ حالات کی ناسازگاری کے باوجود مروجہ تعلیم کا ادارہ قائم کر دیا۔ جہاں قرب و جوار کے طلبہ جو علمی پیش رفت سے آشنا نہ

تھے جوق در جوق آنے لگے۔ یوں اشاعت علم کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ اس گھرانے کا مزاج دنیاوی تعلیم کا زیادہ شائق نہ تھا۔ نوشت و خواند کی منزل کا ہدف دینی تعلیم ہی تھا۔ اس لئے جونہی حرف شناسی کا جوہر پیدا ہو گیا اور ضروری اسباق پڑھ لئے تو مقصود کی جانب رُخ ہو گیا۔

تعلیم:۔ دینی درسیات میں مہارت کے لئے جامعہ رحمانیہ ہری پور کے اساتذہ مولانا فضل الرحمٰن حافظ محمد یوسف اور مولانا گلام محمود صاحبان سے استفادہ کا فیصلہ کر لیا گیا کہ ان اساتذہ کی شہرت تھی اور دور دور سے تلامذہ ان کے سامنے زانوے تلمذ طے کرنے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ آپ بھی ان متلاشیانِ علم میں شامل ہو گئے۔ جو دن رات جامعہ ہی میں بسر کرتے تھے۔ طالبانہ زندگی ایک سچے طالب علم کی طرح گزاری، نہ ایک ابھرتی ہوئی مسند کا خیال سدراہ بنا اور نہ والد گرامی کی وقیع شخصیت کسی برتر رجحان کا سبب بنی، ہری پور میں آپ نے فنون کی ابتدائی کتابیں پڑھیں جس سے اساس علم میں قابل اعتماد استحکام پیدا ہوا۔ پھر مزید پیش رفت کے لئے اُس درسگاہ میں آ گئے جس میں آپ کے والد گرامی کا فیض جاری تھا۔ حضرو ضلع اٹک میں ایک پر وقار دارالعلوم جامعہ حقائق العلوم کے نام سے موجود تھا جس کی سرپرستی مفتی ہدایت الحق رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل تھی۔ مفتی صاحب مرحوم درسیات کے فاضل اساتذہ میں سے تھے۔ کہ آپ نے خواجہ غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے سلوک کی تعلیم پائی تھی اور خلافت کا شرف حاصل کیا تھا۔ حضرو میں کتب متداولہ میں سے خاص طور پر مشکوٰۃ المصابیح اور تفسیر جلالین کا درس لیا۔ ارباب فن جانتے ہیں کہ تفسیر جلالین، علم تفسیر کے طلبہ کے لئے ابتدائی مہارت اور کامیاب پیش رفت کا ذریعہ ہے۔ دو جلالت مآب مفسروں کی علمی منزلت کا نشان ہے اور تفسیری ادب کے لئے لائق اعتماد ابتدائیہ ہے۔ اس مختصر تفسیر میں جہاں جلال الدین المحلی رحمۃ اللہ علیہ کے علم کی سطوت ضوفشاں ہے تو وہیں امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہت مہارت جلوہ فگن ہے۔ اگر کوئی طالب علم اس تفسیر کا پورے سلیقے سے کامیاب مطالعہ کر لے تو تفسیری ادب سے اُس کی شناسائی قابل اعتماد ہوتی ہے۔ حدیث سے کسب فیض کے لئے مشکوٰۃ الصابیح ایک لازمی اور ایک کامیاب وسیلہ ہے

مشکوٰۃ کا حرف سطح ذہن پر دمک دینے لگے تو حدیث کے مطالعہ کی راہیں روشن ہو جاتی ہے یوں سمجھیے کہ تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ المصابیح دین علوم کے ساسی حوالے ہیں۔ یہ حوالے مضبوط رہیں تو شاہراہ علم پر طالب علم کے قدم کبھی نہیں لڑکھڑاتے۔ حضرت پیر صاحب نے ان بنیادی کتابوں کا مفتی ہدایت الحق رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ درس لیا اور لفظ لفظ کی حرمت سے آشنا ہوئے یہی سبب تھا کہ پھر تکمیل درسیات تک کوئی رکاوٹ سنگ راہ نہیں بنی۔ (جاری ہے)

سرور کونین کا فرمان ہے   کہ مجھ پہ یار غار کا احسان ہے
عرض کی صدیق نے پیش رسول   کہ مال و زر کیا جان بھی قربان ہے
مل گیا تجھ کو لقب صدیق کا   کس قدر بو بکر تیری شان ہے
جانشین مصطفٰے صدیق ہے   کس قدر عظمت کی یہ برہان ہے
اے فریدی اُن کی شانِ پاک میں   ثانی اثنین ایۂ قرآن ہے

خراج عقیدت

حاجی غلام فریدی صاحب فیصل آباد

دُعائے صحت کی اپیل

برادر طریقت محمد مظہر صدیقی صاحب فالج کی مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ قارئین صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمادیں۔ اللہ کریم مُرشدِ کریم کے صدقے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

منقبت بحضور قبلہ عالم جناب محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
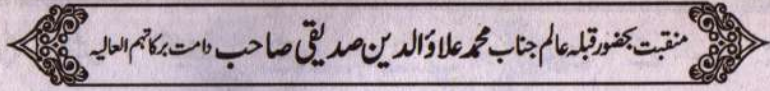
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤالدین ہیں
ہم سب کی آنکھوں کا تارا   پیا علاؤالدین ہیں
پیا علاؤالدین ہیں جی   پیا علاؤ الدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤ الدین ہیں

ڈال دی عادت ہمیں   ذکرِ رسول ﷺ پاک کی
جس نے یہ جذبہ اُبھارا   پیا علاؤ الدین ہیں
پیا علاؤ الدین ہیں جی   پیا علاؤ الدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤ الدین ہیں

اک نگاہ نازنے   صدیقی رنگ میں رنگ دیا
جس کا ہے یہ فیض سارا   پیا علاؤالدین ہیں
پیا علاؤ الدین ہیں جی   پیا علاؤ الدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤ الدین ہیں

لوحِ دل پر نقش ہے   صورت میرے لجپال کی
جان ہماری ، دل ہمارا   پیا علاؤالدین ہیں
پیا علاؤ الدین ہیں جی   پیا علاؤ الدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤ الدین ہیں

جس کا چہرہ دیکھ کے   یاد خدا آجاتی ہے
دنیا میں وہ نور مینارا   پیا علاؤالدین ہیں
پیا علاؤ الدین جی   پیا علاؤ الدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا   پیا علاؤ الدین ہیں

رنج میں تکلیف میں اور مایوسی کے دور میں
بن گئے وہ سب کا سہارا پیا علاؤالدین ہیں

پیا علاؤ الدین ہیں جی پیا علاؤالدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا پیا علاؤالدین ہیں

روز روشن کی طرح روشن حقیقت ہے بلال
فضلِ ربی آشکارا پیا علاؤالدین ہیں

پیا علاؤ الدین ہیں جی پیا علاؤالدین ہیں
رب کی رحمت کا نظارا پیا علاؤالدین ہیں

خراج محبت:۔طالب دعائے لجپال گدائے در لجپال

الحاج محمد بلال ملک فیصل آباد

کیا سماں تھا اللہ اللہ آسٹن پارک برمنگھم انگلینڈ میں

اپنے نبی ﷺ کا میلاد منانے کثیر تعداد عاشقانِ مصطفےٰ ﷺ 20 اپریل کو آسٹن پارک برمنگھم جمع ہوئے۔ منظم انداز میں سبز پرچم لہرائے ہوئے صلوٰۃ وسلام کی صداؤں میں کیا انداز تھا۔ کہ نورٹی وی پر دیکھنے والوں کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے ایک پُر نور کیفیت، طمانیت، روحانیت کا فقید المثال جلوس ناظرین کو سرور بخشتا رہا۔ یورپ کی سرزمین میں عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کا اتنا عظیم اجتماع چشم فلک نے نہیں دیکھا ہوگا۔ جتنا بڑا انتظام اتنے ہی مہمان، علمائے کرام، خلفائے کرام اور عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر دیارِ غیر میں اسلام اور بانی اسلام کی عظمتوں، رفعتوں کا جھنڈا اگاڑے ہوئے تھا۔

تلاوت، نعت خطابات ہوئے اختتام محفل سالار عاشقان مرشد کریم حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے پیغام عشق رسول دیا اور عالم اسلام کیلئے دعا فرمائی۔ اس عظیم الشان فقید المثال میلاد النبی ﷺ کے جلوس اور جلسہ کے انعقاد پر خدام محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد مبارکباد پیش کرتے ہیں

آپ کے محبت نامے

از پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب

حضرت جناب علامہ مبلغ اسلام حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی دامت برکاتہم العالیہ نے کمترین ناکارہ کو مجلّہ محی الدین فیصل آباد کے لئے بعنوان ''نماز'' لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ تعمیل کیلئے بے ربط سی سطور راقم نے بعض کتب سے نقل کرنے کی سعی کی۔ کتب کے حوالہ جات ساتھ ساتھ دے دیئے

شمارہ مذکورہ عوام وخواص کے لئے نہایت اعلیٰ راہنما ثابت ہوتا رہے گا۔ بحرمت مقبولان حق سبحانہ تعالیٰ، انشاء اللہ الحمد، یہ مجلّہ بلا شبہ قابل صد تحسین ہے۔ کیونکہ اس کے بانی و سرپرست اعلیٰ حضرت حافظ صاحب مدظلہ نے یہ عظیم کار خیر محض تعلیمات اسلامیہ کی اشاعت و خدمت کی خاطر شروع فرمایا ہے اور قبلہ بزرگوارم حافظ صاحب حضرت پیر حضور محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے خاص پُر خلوص عقیدت منداور قوی نسبت والے ہیں۔ واضح رہے حضرت پیر صاحب بلا شبہ مفتی عشق و حافظ مثنوی شریف دفتر اول تا ششم از سیدنا جلال الدین رومی ہیں اور عظیم ترین عارف باللہ ہیں راقم بھی زیارت سے مشرف ہوا تھا۔

محبت نامہ

یوسفِ کاروانِ شیخ العالم حضرت علامہ حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اُمت کے پہلے غوث الاعظم (محی الدین) افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ماہِ وصال جمادی الثانی میں بیادگار شیخ الاعظم قبلہ عالم حضرت خواجہ پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ زیر ظل عاطفت شیخ العالم حضرت علامہ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب مدظلہ الاقدس مجلّہ محی الدین کا آغاز بہت ہی فرحت وانبساط کا موجب ہوا۔

معنوی وصوری خوبیوں سے مزین روح ودل کے لئے باعث تسکین وتشفی ہوا۔ چالیس سال سے زائد عرصہ سے خواہش تھی کہ اس نام سے ماہنامہ معرضِ وجود میں آئے۔ الحمد للہ تعالیٰ

حضور شیخ العالم مدظلہ الاقدس نے اس عظیم سعادت سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ صدہا مبارکباد قبولباد۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

1963ء کے ایک خواب میں محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ سے زیارت کی تعبیر میں خدمتِ دین سعادت کا حصول متصور کیا تھا۔ الحمدللہ دارالعلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر میں بیک وقت دینی و دنیاوی علوم کی کامیاب کوشش عملی تصویر بن رہی ہے۔

مجلہ محی الدین کے جمیع معاونین، ناشرین کی خدمت میں بہت بہت مبارکبادیں۔ اور اشاعت کی وسعت میں ہر طرح کی معاونت کی مخلصانہ التجا۔

انشاء اللہ عنقریب میں آپ کو حضور شیخ العالم مدظلہ الاقدس کی میلاد مصطفےٰ ﷺ کانفرنس رائیونڈ منعقدہ 1979ء کی تقریر بھیجونگا۔ جس پر شیخ القرآن علامہ غلام علی القادری اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اس کانفرنس کا مقررِ اعظم قرار دیا تھا۔

جمیع یارانِ طریقت کی خدمت میں محبت و آداب سے مملو سلام۔

جمیع فرزندان، اساتذہ و طلباء سے سلام مسنونہ قبول فرمائیں۔ والسلام

محتاج دعا:۔ مشتاق احمد علائی خادم دارالعلوم محی الدین صدیقیہ

اڈہ بائی پاس اقبال نگر تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

از میڈم سدرۃ المنتہیٰ پرنسپل دارارقم سکول لاثانی ٹاؤن

مجلہ محی الدین پڑھنے کا موقع ملا اس کے سارے مضامین فائدہ مند ہیں۔

نور فقہ کے مسائل سے عمدہ آگاہی نصیب ہوگی تو تصوف کے موضوع پر عظیم عالم دین اور روحانی بزرگ پیر علاؤالدین صدیقی صاحب جو کہ روشنی کا مینار ہیں ان کی علمی خدمات سے میں ہی نہیں بلکہ علمی حلقوں میں اُن کی خدمات کی سب ہی معترف ہیں بڑی وضاحت سے انہوں نے تصوف اور رحبانیت پر روشنی ڈالی ہے جس سے معلومات میں اضافہ اور صوفیائے کرام کی عظمت کا اندازہ ہوا۔ اس دور میں پیر صاحب کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والا خوش نصیب ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی صاحب نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی فضیلت پر احادیث شریف جمع کر دی ہیں بہت اچھا لگا۔ صحابہ کرام میں حضرت صدیق اکبر کی شان عظمت سب سے بلند ہے۔ مجلہ میں ساری تحریریں پڑھنے کے لائق ہیں۔

ہم پوری فیملی نور ٹی وی پر پیر صاحب کا درس مثنوی اہتمام سے سنتے ہیں اور سکون قلب حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پیر صاحب کو لمبی زندگی عطا فرمائے۔ مجلہ محی الدین کے مدیر اعلیٰ سے عرض کرتے ہیں۔ اس مجلہ کو مستقل جاری کریں اور ہمارے سکول کے تمام ٹیچرز کیلئے بھی لازمی بھیجیں اور پیر صاحب کی کتاب مفتاح الکنز بھی اگر مجھے اور میرے سٹاف کیلئے فراہم کی جاسکے تو ممنون ہونگے ہر مہینے علمی اور روحانی تحریروں پر مبنی مجلہ محی الدین کا انتظار رہے گا۔

مدیر اعلیٰ حافظ عدیل بھائی نے مجلہ ہمیں تحفہ بھیجا ہے۔ شکریہ ادا کرتے اور اس قیمتی مجلہ کی ہم ہر ماہ قیمت بھی دیں گے اور علم و آگہی حاصل کریں گے میرے سکول کی تمام ٹیچرز نے بھی مطالعہ کے بعد میٹنگ کے دوران اس مجلہ کی تعریف کی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو پیر صاحب کے مشن کی خدمت کی اور توفیق عطا فرمائے۔

ممتاز صحافی محترم ریاض الحق بھٹی صاحب روزنامہ امن فیصل آباد

مجلہ محی الدین صحافت کی دنیا میں خوبصورت اضافہ ہے: ریاض الحق بھٹی

چیف ایڈیٹر حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی کو پہلے شمارے کے کامیاب اجراء پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں وہ حق سچ کی آواز اعلیٰ ایوانوں تک لے جائیں گے

حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی اور ان کے دیگر رفقاء، مذہبی تعلیمی و روحانی سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں ان کی خدمات قابل ستائش ہیں

فیصل آباد (سٹی رپورٹر) مجلہ "محی الدین" صحافت کی دنیا میں ایک خوبصورت اضافہ ہے ان خیالات کا اظہار ممتاز صحافی روزنامہ "امن" کے بزنس ایگزیکٹو سٹی رپورٹر ریاض الحق بھٹی نے چیف ایڈیٹر حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی کو پہلے شمارے کے کامیاب اجراء پر مبارکباد پیش دیتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل محی الدین ٹرسٹ و نور ٹی وی کے چیئرمین حضرت پیر محمد علاؤالدین صدیقی اور ان کے دیگر رفقاء، مذہبی تعلیمی و روحانی سلسلہ میں بھرپور کردار ادا کر رہے ہیں ان کی روحانی و تعلیمی کاوشوں کی وجہ سے علم کی روشنی پوری دنیا میں پھیل رہی ہے اور لاکھوں بے راہ لوگ اس سے فیض حاصل کر کے اپنے قلوب کو عشق مصطفےٰ کی شمع روشن کر کے نہ صرف خود بلکہ پوری دنیا کو اس سے منور کر رہے ہیں اور اسلام کی حقیقی

(باقی صفحہ اندرونی نمبر 103)

روح بیدار کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ مجلہ محی الدین کے خوبصورت اضافہ اور تازہ ہوا کا جھونکا ثابت ہوگا۔ اور تعلیم و تربیت مذہب اور روحانیت کے حقیقی پہلو اجاگر کرے گا۔

ہر ہر ادا سے نور جھلکے
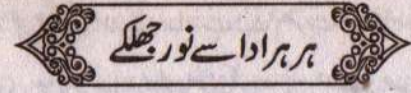
الحمد للہ لولیہ والصلوۃ والسلام علی نبیہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین

از محمد عاطف امین صدیقی

بے شمار شکر ہے اللہ عزوجل کا کہ جس نے ہم پر احسان عظیم فرمایا۔ اور ہمیں اپنے پیارے حبیب مکرم، نور مجسم شاہ بنی آدم، رحمت عالم، شہنشاہ عرب وعجم، رسول محتشم ﷺ کی امت میں پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ سراپا نور ہیں اور آپ ﷺ کی ہر ہر ادا سے نور جھلکتا ہے۔ جو مومنوں کے دلوں اور ظاہر و باطن کو منور کرتا ہے۔

حضرت علی، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ، حضرت براء بن عازب، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور دیگر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا گورا رنگ، سیاہ وکشادہ آنکھیں، سرخ ڈورے والی لمبی پلکیں، روشن چہرہ، باریک ابرو، اونچی بینی (ناک) چوڑے دانت، گول چہرہ، فراخ پیشانی، گھنی ریش مبارک جو سینہ کو ڈھانک لے، شکم وسینہ ہموار، چوڑا سینہ، بڑے کاندھے بھری ہوئی ہڈی، موٹے بازو، کلائیاں، و پنڈلیاں ہتھیلیاں فراخ، قدم چوڑے، ہاتھ پاؤں لمبے بدن مبارک جب ہر سینہ ہو (جب کرتا وغیرہ اوپر سے اُٹھا ہو) تو خوب چمکتا سینہ سے ناف تک بالوں کی باریک لکیر، میانہ قد نہ زیادہ طویل نہ زیادہ قصیر باوجود اس کے جو سب سے لمبا شخص ہوتا۔ اگر آپ ﷺ کے برابر کھڑا ہوتا تو اس سے بلند معلوم ہوتے (یہ آپ ﷺ کا معجزہ تھا) دلائل النبوۃ للبیہقی ۱/۲۹۸

آپ ﷺ کے بال نہ بالکل سیدھے نہ بلوار، جب آپ ﷺ ہنستے تو دندان مبارک مثل بجلی کے مانند چمکتے، بارش کے اولے کی طرح سفید وشفاف، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ نور کی جھڑیاں آپ ﷺ کے دندان مبارک سے جھڑ رہی ہیں۔ گردن نہایت خوبصورت، نہ آپ ﷺ کا چہرہ بہت بھرا ہوا تھا۔ نہ بہت لاغر بلکہ بدن کے متناسب ہلکا گوشت تھا۔ (دلائل النبوۃ للبیہقی جلد ۱/ ۲۹۸

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی بالوں والے کو، کہ اس کے بال کندھے تک لٹکتے ہوں سرخ لباس میں حضور ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہ دیکھا۔

(مسلم فی الفضائل ۲/ ۱۸۱۸، بخاری شریف ۷/۵ ۱۳۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہ دیکھا گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے جب آپ ﷺ مسکراتے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (شمائل ترمذی ۱۱۵) (مسند امام احمد ۲/ ۳۵۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح چمکتا تھا۔ آپ نے کہا نہیں بلکہ چاند وسورج کی طرح چمکتا تھا اور آپ کا چہرہ گول تھا۔

حضرت ابن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔ کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کی چاند کی مثل چمکتا تھا۔ (شمائل ترمذی ۲۱)

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر اور آپ کی آل اور اصحاب پر کڑور ہا کڑور رحمتیں نازل فرمائے اور آپ ﷺ کے وسیلہ جمیلہ سے ہمارے مرشد کریم کی صحت عمر اور منصوبہ جات میں بے شمار برکتیں نازل فرمائے۔ اور مرشد کریم سے ہمیں فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

صدقہ کی فضیلت

حضرت ابوسعد سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو کسی مسلمان ننگے بدن والے کو کپڑا پہنائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔ اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے میوے کھلائے گا۔ اور جو کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا شربت خاص پلائے گا۔ جس پر مہر لگی ہوگی۔ (مشکوۃ ج ۱ص ۱۶۹
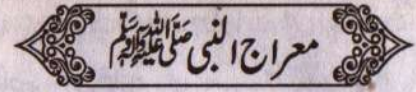
واقعہ معراج پرایک روح پرور تحریر

ازمولانا حسن رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

اللھم صل وسلم و بارک علی صاحب التاج امیر المعراج علی الہ وصحبہ وبارک وسلم ماہ مبارک رجب المرجب کی ستائیسویں شب تھی کہ رسول مکین جبریل علیہ الصلوۃ والتسلیم نے بحکم احکم رب اکرم جل جلالہ اوعم نوالہ براق برق دم پری جمال گو ہریں سم عنبریں ایال مرغزار جنت سے لے کر درِ دولت عرش منزلت پر مجرا کیا۔ اللہ اللہ وہ اسب چماں جانِ خرام ایمان جولان برق ونگاہ جس کے حضور پا بجولاں جسے روز ازل سے حق تعالیٰ نے سواری شہریار مدینہ کے لئے چنا تھا۔ چشم بدور وہ مایہ سرور بے عیب وق تقصیر سراپا نور کی تصویر بنا تھا پھر ماشاء اللہ اُس رات کی سجاوت بے تکلف بناوٹ کچھ اور ہی عالم دکھاتی تھی گام گام پر حسن خرام پر باد بہاری قربان جاتی تھی چھلبل کی تعریف شوخی کی توصیف تو جب لکھیے کہ نگاہ نارسا اُس برق تجلی کے حضور تھم سکے۔ وہ شوخ تصور وہ پری تصویر آئینہ دل میں کہیں جم سکے سبحان اللہ! اُس مبارک بارگی جان شائستگی کو لگام سے کیا کام جس کے سایہ سے ابلق دہر کی بدلگامیاں بھاگیں خصوصاً وہ بھی ایسے سوار بلند اقتدار کیلئے جس کے ہاتھ میں کاروبار دو عالم کی باگیں مگر رہوار کے لئے لگام وجہ زینت ہے، دستور وعادت ہے، یایوں کہیے کہ اس بحرِ رواں کے گوہر دنداں کی بڑھتی جوت و بوفور جوش منہ میں نہ سمائی اور اُمنڈ اُبل کر گردِ سر قربان ہونے میں بھنور کی صورت دکھائی زین زریں تزئین حالت سفر میں مسندِ شاہی کا مختصر جانشین تنگ نہ کہیے نور نظر جوق دامنِ زین کی چمک پا کر عین بے قراری میں بجلی سا تلملا کر پلٹا ہے جلدی میں اپنے پاؤں سے آپ ہی اُلجھ کر تارنگاہ میں لچھا پڑ گیا ہے یایوں کہیے کہ فراخی عالم اُس مبارک رخش قبلہ ورخش کے جولان کے لئے اپنی کوتہی دیکھ کر شرم سے سمٹی ہے دفعِ خجالت رفعِ ندامت کو گستاخانہ اُس لمعہ نور مایہ سرور کے سینہ سے لپٹی ہے قبلہ عالم سیدِ اکرم ﷺ خواب نوشیں میں تھے خادم سلطان مخدوم قدسیان علیہ

الصلوۃ والتسلیم نے اپنے آقائے بیدار بخت سزاوار افسر وتخت کو خواب نوش سے باادب جگایا حق تبارک وتعالیٰ کے یادفرمانے کا مژدہ سنایا حضور اقدس ﷺ نے یہ نوید عشرت خیز فرحت انگیز استماع فرما کر بیت الحرام میں نمازِ شکرادا فرمائی روحِ امین علیہ الصلوۃ والسلام نے سینہ اقدس چاک کر کے وہ بھاری ودیعتِ عظیم دولت جو روز ازل سے خاص ذات گرامی کے لئے امانت رکھی تھی قلبِ والا کو تفویض کی پھر تہیہ سفر پر کمر باندھی جب بُراق سراپا اشتیاق پر سوار ہونا چاہا وہ شوخی کرنے لگا روحِ اعظم نے کہا اے براق یہ جائے ادب ہے تو اس وقت مرکب سلطانِ عرب ہے سُن لے اس سے بہتر کوئی شخص تجھ پر سوار نہ ہوا براق کو اس کلمہ کے سننے سے عرق آگیا اور شوخی سے باز رہا پھر وہ یکہ تاز میدان رسالت فارس مضمارِ نبوت زینت افزائے پشت رہوار صبا رفتار ہو کر عازمِ مسجد اقصیٰ ہو کر دم کے دم میں صبحِ مقصود نے منہ دکھایا سواد کشور شام نظر آیا مسجدِ اقصیٰ میں کچھ دیر اقامت فرمائی انبیائے سابقین کی امامت فرمائی پھر شیر وشراب سامنے آئے اس آفتاب صبح کرامت نے شیر نوش فرمایا ایما ہوا کر اُمت کو ہدایت بخشی ضلالت سے بچایا پھر آسمانوں کی سیر انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے ملاقات عجائب غرائب راہ کے ملاحظہ کے بعد زیب بیت معمور ہو کر سدرۃ المنتہیٰ سے ترقی فرمائی جبریل امین کو طاقتِ پرواز طاق نظر آئی حضور نے سبب پوچھا عرض کی اے سرکار ہم غلاموں میں سب کا ایک مقام معین ہے جس سے آگے تجاوز نہیں۔ اگر پورے برابر آگے بڑھوں جل جاؤں ظاہر ہے کہ ایسا وقت نصیب سے ہاتھ آتا ہے اللہ جل جلالہ بلانے والا مصطفیٰ ﷺ سا جانے والا اس سے بڑھ کر عرض کا کیا موقع ہوگا۔ عقلِ کل کے حسن و دانش پر نثار جاؤں کیا وقت پا کر وہ پیاری پیاری گزارش کی ہے جس کے سبب خود حضرت سلطانی کے قلب انور میں جگہ زیادہ ہو یہ تو معلوم ہی تھا کہ اُس بادشاہ غربا پناہ ﷺ کو آن اپنی اُمت کی بھلائی مدنظر ہے خدا میں جو جس قدر خیر خواہ اُمت ہے اُتنا ہی سلطان سے قریب تر ہے۔ لہذا جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم یوں اپنی تمنا حضور سے عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ جب حضور پر نور مقام دنی فتدلی میں باریاب ہوں راز و نیاز محبوب کے کشفِ حجاب وفتح باب ہوں حضور اس مہجور

کی یہ عرض یاد رکھیں کہ جب اُمت مصطفیٰ ﷺ روز قیامت صراط پر گزرے اُن کے آقائے بے کس نواز کا یہ خادم دیرینہ زیرِ قدم خوش پر کرے۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے بخوشی ان کی عرض قبول فرما کر رو براہ مقصود کیا! بتو چار طرف سے انوار غیب کی پیہم تجلیوں نے راستہ بھر دیا مروی ہے حضور اقدس ﷺ ایک حجاب نور کے متصل پہنچے جلو کے فرشتے نے پردہ ہلا دیا دربان سے نام پوچھا کہا میں ہوں فلاں اور میرے ساتھ محمد رسول اللہ سرور دو جہاں ہیں ﷺ کہا یہ بلائے گئے ہیں کہا ہاں اللہ اکبر اللہ اکبر غیب سے ندا آئی صدق عبدی انا اکبر انا اکبر میرے بندے نے سچ کہا میں بہت بڑا فرشتہ نے کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ جواب آیا صدق عبدی انا اللہ لا الہ الا انا میرے بندے نے سچ کہا میں ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں فرشتہ نے کہا اشھد ان محمد رسول اللہ ندا ہوئی صدق عبدی انا ارسلک محمد میرے بندے نے سچ کہا میں نے ہی محمد کو رسول بنایا۔ (ﷺ) فرشتہ نے کہا حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح خطاب آیا صدق عبدی ودعا الی عبادتی میرے بندہ نے سچ کہا اور میری عبادت کی طرف بلایا۔ پھر اس فرشتہ نے حضور پر نور ﷺ کو گود میں لے کر چشم زدن میں دوسرے پردہ تک پہنچایا وہاں کے حاجب سے بھی وہی ماجرا پیش آیا یو ہیں ستر ہزار حجاب طے فرمائے کہ ہر پردہ سے دوسرے پردہ تک پانسو برس کی راہ تھی بعدہ رفرف کہ ایک سبز بچھونا نورانی تھا ظاہر ہوا حضور اقدس ﷺ کو اپنے اوپر سوار کر کے عرش تک پہنچا کر غائب ہو گیا ۔سرور عالم ﷺ شانِ جلال کے مراقبہ سے اُس پوری تنہائی کے عالم میں گھبرائے ناگہ بندہ جاں نثار یارِ غمگسار سچے رفیق ابو بکر صدیقؓ کی آواز آئی کہ عرض کرتے ہیں قف یا محمد فان ربک یصلی اے محمد وقفہ کیجئے کہ آپ کا رب صلاۃ کرتا ہے حضور اقدس ﷺ کا دل انور یارِ وفادار کی آواز سُن کر ٹھہرا مگر اں حیرتوں نے گھیرا کہ الٰہی صدیق یہاں کہاں سے آیا اور معبود مطلق کا صلوۃ کرنا کیا معنی اتنے میں عرشِ عظیم سے ایک قطرہ ٹپکا حضور نے نوش فرمایا شہد سے زیادہ شیریں پایا اور درحقیقت یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے ہمارے استعمال میں کوئی چیز شہد سے بڑھ کر میٹھی نہ آئی لہٰذا اسی کا نام لے کر تفہیم فرمائی ورنہ کجا شہد کجا وہ قطرہ رازِ خدا ساز جس کی ماہیت پلانے والا

جانے یا پینے والا واللہ اگر ہمارا محبوب سید عرب شیریں دہن نوشیں لب ﷺ دریائے شور میں لعاب دہن اقدس ڈالے تمام سمندر شہد ہو جائے پھر ایسے کے پینے کو ایسی جگہ سے ایسے وقت میں جو چیز بھیجی گئی ہو گی ظاہر ہے کہ شہد اور شہد سے ہزار درجہ میٹھی چیز کو اُس سے کیا نسبت ہو سکتی ہے اُس قطرہ کے نوش فرماتے ہیں تمام علوم اولین و آخرین قلب اقدس پر منکشف ہو گئے پھر عرشِ اعظم سے خطاب آیا اُدن یا احمد اُدن یا محمد اُدن یا خیر البریۃ پاس آ اے احمد پاس آ اے محمد پاس آ اے تمام جہان سے بہتر حضور اقدس ﷺ بار بار ترقی فرماتے تھے اور اُدھر سے مکرر یہی ارشاد ہوتا ہزار بار یہی خطاب آیا یہاں تک کہ دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی اللہ محمد ﷺ سے نزدیک کیا یہاں تک کہ رہ گیا فاصلہ دو کمان بلکہ اس سے بھی کم کا یہاں خرد خردہ بین دست و پا گم کردہ ہے ایک بازاری بے وقار کی کیا مجال کہ محبوب و محبّ کے رازِ خاص میں دخل دے کلام الٰہی بے واسطہ سنا دیدار الٰہی بچشم سر دیکھا۔

شنیدن بحق بود و دیدن بہ حق

بلکہ حقیقت میں تو چشم کہاں اور سر کیسا دیکھنے والا کون اور دیکھنا کجا ظل ذات عین ذات میں گم ہو گیا ھو الاول والاخر والظاھر والباطن اللہ بس باقی ہوس۔

ورق نوشتند گم شند سبق

فاوحی الی عبدہ ما اوحی پھر وحی کی اپنے بندہ کو جو وحی کی بھلا جس راز کو اللہ جل شانہ، ظاہر نہ فرمائے بے بتائے کس کی سمجھ میں آئے اے عقل خبردار یہاں مجال دم زدن نہیں اے وہم ہوشدار کہ یہ جائے نادیدہ فتن نہیں۔

ترا منہ ہے کہ تو بولے یہ سرکاروں کی باتیں ہیں۔

کہتے ہیں کہ سایہ نے ذات سے عرض کی انت وانا وما سوی ذلک ترکت لا جلك اے محبوب میں ہوں اور تو اور جو کچھ اس کے سوا ہے سب میں نے تیرے لئے چھوڑ دیا ذات نے سایہ سے فرمایا۔ انا وانت وما سوی ذلک خلقت لا جلك اے محبوب میں ہوں اور تو اور

جو کچھ اس کے سوا ہے سب میں نے تیرے لئے بنایا۔

مروی ہوا خطاب یہ تھا الجنۃ حرام علی الانبیاء حتی تدخلها وعلی الامم حتی تدخلهم امتك جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک اے سرور انبیاء تو اس میں رونق افروز نہ ہو اور حرام ہے سب امتوں پر جب تک تیری اُمت داخل نہ ہو لے۔ غرض خدا جانے یا مصطفیٰ کہ کیا غرض تھی کیا خطاب ہوا مگر ان شاء اللہ اس قدر اُمید واثق ہے کہ جو کچھ تھا ہم غریبوں کے نفع کے لئے تھا۔

الله کریم ست و رسول او کریم　　صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

پھر جبریل امین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی عرض یاد آئی رحمت الٰہی نے مسجل بہ مہر قبول فرمائی صدیق اکبر کی آواز اور اُس کلمہ سربستہ راز کا تذکرہ یاد آیا جل وعلا نے ارشاد فرمایا۔ جب ہم نے موسیٰ کو طور پر بلایا وہ بھی گھبرایا تھا اسے عصا کی باتوں میں مشغول کیا کہ اس سے زیادہ مانوس تھا جب تمہارے قلب پر وحشت پائی تو ایک فرشتہ ہم آوازِ صدیق بنایا کہ اُس کی آواز کی تسکین پاؤ اور میرا صلوۃ کرنا یہ ہے کہ میں تم پر درود بھیجوں۔ اللهم صل علی سیدنا و مولنا محمد واله وصحبه اجمعین مروی ہے حضور اقدس ﷺ سے ارشاد فرمایا گیا آؤ تمہیں اپنی سلطنت کا دولہا دکھائیں پھر ایک مکانِ عالی شان دکھایا گیا شہ نشین میں پردہ پڑا تھا۔ جب حجاب اُٹھا نظر آیا کہ خود حضور اقدس ﷺ کی تصویر ہے۔ سبحان اللہ مقام غور ہے اس پیارے مضمون کو کس پیرایہ میں ادا فرما گیا اگر یوں ہی ارشاد ہوتا کہ تم ہماری سلطنت کے دولھا ہو تو یہ بات نہ تھی اور اس طریقہ میں کہ اول یوں شوق دلائیں پھر تصویر دکھائیں لطف ہی جداگانہ ہے۔ سبحان الله وصلی الله علی حبیبه وعروس مملکته وبارك وسلم پھر پچاس برس کی نماز فرض کر کے خلعت رخصت عطا ہوا راستے میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام ملے عرض کی حضور اس قدر نمازیں بہت ہیں آپ کی اُمت سے ادا نہ ہو سکیں گی میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں حضور واپس گئے اور تخفیف چاہی دس معاف ہوئیں موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی یہ بھی بہت ہے غرض یوں ہی چند

تخفیف چاہی دس معاف ہوئیں موسیٰ علیہ السلام نے پھر عرض کی یہ بھی بہت ہے غرض یوں ہی چند
بار کے آنے جانے میں پانچ رہیں اور ارشاد ہوا یہ گنتی میں پانچ ہیں ور ثواب میں پچاس جوان پانچ کو ادا کرے گا۔ اسے پچاس کا ثواب عطا فرماؤں گا موسیٰ علیہ السلام نے اب کی بار بھی وہی گزارش کی کہ ہنوز کثیر ہیں حضور پھر جائیں اور تخفیف چاہیں فرمایا میں نے اپنے رب سے اتنا مانگا کہ اب مجھے شرم آتی ہے۔ پھر بخیر و برکت با ہزاروں نعمت کروروں برس کی مسافت چند ساعت میں طے کر کے دولت خانہ اقدس کو واپس تشریف لائے ہنوز بسترِ خواب گرم پایا اور زنجیر در جنبش میں واقعی وہ نور نگاہ جلالت علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ جو تعریف کیجئے اُس کے شایان ہے بلکہ استغفر اللہ تعریف کرنے کی لیاقت کہاں ہے۔

مخواں اور اخدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں
دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املاکن

☆ درود شریف قرب رسول ﷺ کا ذریعہ ہے۔

☆ درود شریف کی کثرت کریں اس لئے کہ بیک وقت یہ ذکرِ خدا بھی ہے اور ذکر مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔

فرمان مُرشدِ کریم حضرت پیر محمد علاؤ الدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

از صاحبزادہ علامہ محمد معظم الحق محمودی صاحب

خالق کائنات نے تمام رواح سے پوچھا ''کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں'' ''جواب ملا کیوں نہیں تو ہی ہمارا رب ہے''۔ یہ لحہ یہ حسین لحہ تھا۔ جس میں بندہ اور مولا کے درمیان ''محبت'' کا آغاز ہوا! یہ محبت ہی تھی جس نے قلب انسان کو کیف و مستی اور سوز و گداز سے معمور کر دیا۔ اور یہ محبت اپنے محبوب کو تلاش کرنے اور اس کے وصال سے لذت گیر ہونے کیلئے کبھی سورج، کبھی آگ، کبھی پتھر اور کبھی گاؤ ماتا کے آگے سجدہ ریز ہوتی رہی بالآخر کریم رب نے اپنے کرم سے سلسلہ نبوت اسی لئے شروع کیا کہ خالق اور بندہ کے درمیان ایک ایسا ذریعہ ہو جو بیک وقت خالق سے بھی متصل ہو اور مخلوق سے بھی ربط ہو۔

انوارالٰہیہ　سے اکتساب فیض کر کے اُس کی مخلوق کو فیضیاب کرے، سرور کائنات　ﷺ کو یہ شان بدرجہ اتم عطا کی گئی اور کتاب عظیم قرآن حکیم میں مخلوق کو واضح کیا گیا کہ نبی مرسل　ﷺ خدا کے بندوں کے قلوب کو طہارت باطنی عطا کرتے ہیں۔ اور ان قلوب کو کلام الٰہی کے انوار سے روشن کرتے ہیں اور ان کے قلوب کو حکمت و بصیرت سے معمور کرتے ہیں یہ بھی بتایا گیا کہ صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی بھی میرے نبی کا فریضہ ہے اور یہ بھی کہا کہ اگر یہ بے بس اور بے کس بندے شامت اعمال کی بنا پر اپنے رب سے سرکشی کر بیٹھیں اور پھر خجالت و شرمندگی کا بوجھ اُٹھا کر میرے حبیب　ﷺ کی بارگاہ ناز میں آ جائیں اور معافی طلب کریں تو میرا محبوب بھی اُن کیلئے معافی طلب کرے۔ تو میری شان غفاری اور شان رحمت جوبن پر آ جاتی ہے اور میرے بندوں کو معافی مل جاتی ہے۔ سرور دو عالم　ﷺ کے وصال کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا تو مخلوق کی رہنمائی اور ان کی باطنی تعمیر اور خالق کائنات کی ذات اقدس سے اُن کا وصل جن لوگوں کی ذمہ داری ٹھہرا وہ قرآن کی زبان میں صادق، منیب، خبیر اور ولی کہلائے، جنہوں نے ہر دور میں اور دنیا کے ہر خطے میں نیابتِ رسول کی ذمہ داری کامل و اکمل انداز میں نبھانے کی سعی

فرمائی۔ اور اپنے اس عظیم مشن میں کامیابیوں کے جھنڈے گاڑے! جس کیلئے دلائل کی چنداں حاجت نہیں کیونکہ عیاں راچہ بیاں، اسی کارواں عشق و مستی کے ایک سرخیل خواجہ ہند، معین الملک والدین خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی ذات ستودہ صفات ہے۔

گیارہویں اور بارہویں صدی عیسوی میں ہندوستان کی سماجی حالت حد درجہ تباہ تھی۔ ہر شخص نہ صرف ''اسیرِ امتیاز ما و تو'' تھا بلکہ ایک دوسرے سے برسرپیکار، اتحاد فکر و عمل کا کہیں دور دور نام نہ تھا۔ چھوت چھات نے مدنی زندگی کے سارے سرچشمے مسموم کر دیئے تھے۔ زندگی کی ساری لذتیں اونچی ذات کے لوگوں کے لئے مخصوص تھیں۔ غریب عوام جن مصائب میں مبتلا تھے۔ اُن کی دردناک تصویر ابی امریحان البیرونی نے کتاب الہند میں پیش کی ہے۔ زندگی اُن کے لئے بوجھ تھی۔ اللہ نے انہیں آدمی بنایا تھا۔ لیکن اس کے بندوں نے انہیں جانوروں کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

البیرونی لکھتا ہے'' ہندوؤں میں بکثرت ذاتیں ہیں۔ ہم مسلمانوں کا مسلک عام مساوات نیزان اکرمکم عند اللہ اتقاکم　کے مطابق ان سے بالکل جداگانہ ہے اور یہی وہ سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جو ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان حائل ہے''

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے چھوت چھات کے اس بھیانک ماحول میں اسلام کا نظریہ توحید عملی حیثیت سے پیش کیا اور بتایا کہ یہ صرف ایک تخیلی چیز نہیں ہے۔ بلکہ زندگی کا ایک ایسا اصول ہے جس کو تسلیم کر لینے کے بعد ذات پات کی سب تفریق بے معنی ہو جاتی ہے۔ یہ ایک زبردست دینی اور سماجی انقلاب کا اعلان تھا۔ ہندوستان کے بسنے والے ہزاروں وہ مظلوم انسان جن کی زبوں حالی پکار رہی تھی۔

جینے سے مراد ہے نہ مرنا شاید

اس اعلان کو سن کر دوبارہ زندگی کا کیف محسوس کرنے لگے۔ صاحب سیر الاولیاء نے لکھا ہے۔

خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی بہت سادہ لیکن دل کش تھی۔ ہندوستان کے سب سے بڑے سماجی انقلاب کا یہ بانی ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں ایک پھٹی ہوئی دوہتی میں لپٹا ہوا بیٹھا رہتا تھا۔ پانچ مثقال سے زیادہ کی روٹی کبھی افطار میں میسر نہ آتی لیکن نظر کی تاثیر کا یہ عالم تھا کہ جس کی طرف دیکھ لیتے معصیت کے سوت اُس کی زندگی میں خشک ہو جاتے۔ رسالہ احوال پیران چشت میں لکھا ہے۔

نظر شیخ معین الدین بر ہر فاسقے
کہ افتادے درزمان تائب شدے
بازگرد معصیت نگشتے؟

شیخ معین الدین کی نظر جس فاسق پر پڑ جاتی وہ تائب ہو جاتا اور پھر کبھی گناہ کے پاس تک نہ جاتا (سیر الاولیاء)

جس ماحول کی تصویر کشی کی گئی اس پر مستزاد یہ کہ جس وقت رسالتمآب ﷺ کے روحانی اشارہ پر آپ نے ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی اور اجمیر کو اپنا مسکن بنایا تو یہ ماحول آپ کے لئے یکسر اجنبی اور نا آشنا تھا نہ کوئی دوست نہ رشتہ دار نہ واقفیت بلکہ اس خطہ کی بولی اور آپ کی زبان اور؟

لیکن تاریخ عالم اس بات کی گواہ ہے کہ راہ حق کے مسافر جذبہ دوروں اور خلوص کے ہتھیار سے مالا مال ہو کر جہاں قدم رنجہ ہو جاتے ہیں وہاں رحمتِ الٰہی ان کے استقبال کو منتظر کھڑی ہوتی ہے اور وہ اس حقیقت کی عملی تصویر ہوتے ہیں

رند جو بھی ظرف اُٹھالے وہی پیمانہ
جہاں بیٹھ کر پی لے وہی مے خانہ

حضرت خواجہ کے دور کے وقت ہندوستان کی حالت۔۔۔۔۔

چراغ توحید ہندوستان میں آپ کی تشریف آوری سے پیشتر روشن ہو چکا تھا لیکن اس کی روشنی مدہم تھی۔ عام طور پر شرک و بت پرستی کا تسلط اور غلبہ تھا۔ عموماً ہر طرف قدیم ہندو مذہب کے پیرو آباد تھے ناقوس اور سکھ کے شور غلغلہ سے ہندوستان گونج رہا تھا۔ نغمہ توحید کہیں سنائی نہیں دیتا تھا۔ یہاں تو نہایت ضعیف و پشت، قابو یافتہ راجگا ہند کو اسلام اور توحید سے سخت تعصب اور

نفرت تھی۔ گو وہ طوائف الملوکی کی بدولت باہمی مختلف تھے۔ لیکن توحید و اسلام کی دشمنی میں ان تمام مختلف سازوں کی ایک آواز تھی۔ اسلام اور مسلمانوں کے فنا کرنے میں تمام راجگان ہند متفق تھے۔ مسلمانوں کے صدہا خاندانوں کو (جو مجاہدین شاہان اسلام کے یادگار تھے) ان متعصب راجاؤں نے فنا کے گھاٹ اُتار دیا تھا رہے سہے شعائر اسلامی کے تباہ و برباد کرنے میں کوئی دقیقہ فرد گزاشت نہیں کیا تھا۔ بعض اطراف ہند میں تو علانیہ اور آزادی کے ساتھ مسلمان اپنے خالق یکتا کی عبادت سے محروم کر دیئے گئے تھے۔ عام طور پر مسلمان ملچھ (ناپاک) سمجھے جاتے تھے جس کا اثر اب بھی موجود ہے۔ تو اس وقت سمجھنا چاہیے کہ کیا حال ہوگا۔ خدائے تعالیٰ کی بجائے بتوں کی یہاں خدائی تھی۔ اس زمانہ میں سب سے بڑا جرم حق تعالیٰ کی عبادت اور اس کی توحید تھی۔ شرک و بت پرستی پر ان کو ناز و فخر تھا۔ سلطان شہاب الدین غوری کو راجہ پتھورا نے اپنے ایک خط میں اس طرح دھمکی دی تھی۔

''خیریت اسی میں ہے کہ بھارت ماتا (ہندوستان) سے بغیر لڑے بھڑے چلا جا تیرا ایک خدا ہمارے ہزاروں لاکھوں خداؤں (بتوں) کے مقابلے میں تیری کیا امداد کر سکتا ہے وہ سب ہماری حمایت میں ہیں۔ تجھ کو اور تیری فوج کو تباہ و برباد کر دینگے۔ تیرا ایک خدا کس کس کا مقابلہ کرے گا''

اُس کے جواب میں جو سلطان نے لکھا اُس کا خلاصہ یہ ہے۔

''اسی ایک قادر علی الاطلاق کے سہارے پر کہتا ہوں کہ دائرہ اسلام میں آجا اور خراج و جزیہ ادا کر ورنہ تیرے باطل معبود (بت) ذلت و خواری کے عذاب سے تجھ کو نہیں بچا سکتے۔ اور تیری آنکھیں دیکھیں گی کہ خدائے واحد کا پرستار اس پر غالب آ گیا جس کے سیکڑوں معبود اور خدا تھے''

چنانچہ یہی ہوا سلطان کو غلبہ ہوا۔ اور پتھورا زندہ گرفتار ہو کر سلطان کے حضور میں لایا گیا۔ اور اس طرح ہندو سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

رب کریم نے ہمارے خواجہ کو اپنے دربار میں بے پناہ عزت و تکریم اور قبولیت و

مقبولیت سے نوازا تھا۔ ایک بار ایک بیل گاڑی کرایہ پہ لے کر آپ نے سفر شروع کیا۔ گاڑی بان ہندو مذہب کا پیروکار تھا۔ راستہ میں نماز کا وقت ہوا آپ متفکر ہیں کہ آج میری ایک سنت جو زندگی بھر قضا نہیں ہوئی وہ قضا ہونے کا خدشہ ہے وہ یہ کہ تمام عمر بلا جماعت نماز ادا نہیں کی آج رفیق مسنو اجنبی مذہب ہونے کی بناء پر جماعت ممکن نہیں۔

ایک چشمہ کے قریب آپ رکے وضو کیلئے جب تشریف فرما ہوئے تو اپنے کریم و رحیم رب کی بارگاہ میں ملتجی ہوئے کہ اے میرے پالنہار، میرے محبوب کی محبوب سنت قضا ہونے کا اندیشہ ہے میں معذور ہوں تو ہی جملہ اختیارات کا سرچشمہ ہے کرم فرما! وضو کر کے آپ اُٹھے تو وہ ہندو گاڑی بان عرض گزار ہوا کہ بابا جی! مجھے بھی کلمہ پڑھا دیجئے میں بھی تمہارے سچے رب پہ ایمان لاتا ہوں۔ یوں آپ لحات پر جنتی صحبت کیمیا اثر سے اسے نور ایمان نصیب ہوا اور آپ کا اپنے محبوبِ حقیقی کے ہاں وقار ثابت ہوا۔

محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد کے زیر اہتمام ماہ جمادی الثانی میں تاجدار صداقت کشتہ عشق رسالت خلیفہ بلا فصل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے منعقدہ محافل پاک

رہائش گاہ:۔ صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی منیر آباد خطاب: حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

شرکت خاص:۔ صوفی عبدالخالق توکلی، حاجی محمد حیات نقشبندی شرقپوری

رہائش گاہ:۔ محمد خالد صدیقی شریف پورہ، تلاوت، نعت، قاری علی رضا صدیقی صاحب خطاب محمد عدیل یوسف صدیقی

رہائش گاہ:۔ عبدالناصر صدیقی پیپلز کالونی نعت محمد عاطف امین صدیقی صاحب خطاب محمد عدیل یوسف صدیقی

شرکت خاص:۔ حاجی محمد آصف صدیقی صاحب، حاجی عادل صدیقی و جملہ برادران طریقت

رہائش گاہ:۔ ملک شہباز صدیقی مدینہ ٹاؤن نعت محمد عاطف امین صدیقی صاحب خطاب محمد عدیل یوسف صدیقی

رہائش گاہ:۔ حافظ محمد نعیم نقشبندی آفیسر کالونی ختم خواجگان حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

خطاب شیخ الحدیث غلام مرتضی عطائی صاحب

مرکزی محفل پاک:۔ جامع مسجد محی الدین جھنگ روڈ سدھار

خصوصی خطاب:۔ شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد یوسف نقشبندی صاحب

تمام محافل پاک کے اختتام پر لنگر صدیقیہ تقسیم ہوا۔ الحمد للہ